۸۰- انواع پر مشتمل علوم و معارفِ قرآنی کا بیش بہا ذخیرہ

الإتقان
في علوم القرآن

اردو

فہمِ قرآن کے لیے اہم اور بنیادی کتاب

تالیف

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

۸۴۹ھ ——— ۹۱۱ھ

۱۹۰ انار کلی لاہور

ادارہ اسلامیات

۷۲۴۳۹۹۱ — ۷۳۲۴۴۱۲ — ۷۳۵۳۲۵۵

فیکس: ۷۳۲۴۷۸۵ - ۰۴۲ - ۰۹۲

۸۰- انواع پر مشتمل علوم و معارفِ قرآنی کا بیش بہا ذخیرہ

الإتقان
فی علوم القرآن

حصہ اوّل

فہمِ قرآن کے لیے اہم اور بنیادی کتاب

تالیف

علّامہ جلال الدّین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

۸۴۹ھ ——— ۹۱۱ھ

یہ جواہر پارہ علامہ سیوطیؒ نے صدہا کتب کے وسیع و عمیق مطالعہ کے بعد ترتیب دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اُمتِ مُسلمہ کے تمام طبقات میں قبولیتِ عامہ نصیب فرمائی اور آج قرآنِ حکیم کا ہر ادنیٰ و اعلیٰ طالب اس عظیم کتاب کا محتاج ہے۔ جناب مولانا محمد حلیم صاحب انصاری کے قلم سے اس کا مستند اردو ترجمہ تزئین و ترتیب کے ساتھ پیشِ خدمت ہے

اِدارۂ اسلامیات لاہور

پہلی بار عکسی طباعت ______ ذیقعدہ ۱۴۰۲ھ ، اگست ۱۹۸۲ء
باہتمام ______ اشرف برادران سلمہم الرحمٰن
ناشر ______ ادارۂ اسلامیات ۔ لاہور
طباعت ______ نفیس پرنٹرز ۔ لاہور
کل تعداد صفحات جلد اوّل ______ ۵۸۰ صفحات
قیمت ، کامل ۲ جلد مجلّد ______

ملنے کے پتے

ادارۂ اسلامیات ، ۱۹۰ - انارکلی لاہور
دارالاشاعت ، اُردو بازار ۔ کراچی نمبر ۱
ادارۃ المعارف ، ڈاک خانہ دارالعلوم ، کراچی نمبر ۱۴
مکتبہ دارالعلوم ۔ دارالعلوم ۔ کراچی نمبر ۱۴

فائدہ چہارم اور ابن سعد نے بی بی عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ اُنھوں نے کہا "کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا نَزَلَ عَلَیہِ الوَحیُ یُغَطِّ فِی رَاسِہٖ وَیَتَرَبَّدَ وجہہ ای یتغیّرُ لونہُ بالجریدۃ وَ یَجِدُ بردًا فی ثنایاہ - ویعرق حتّٰی یتحدّر منہ مثل الجمانِ" یعنی جس وقت رسول اللہ صلعم پر وحی اُترتی تھی تو آپ کا سر چکرانے لگتا اور چہرہ کی رنگت زرد پڑجاتی - دانت کٹکٹانے لگتے اور اس قدر پسینہ آجاتا کہ اُس کے قطرے موتیوں کے دانوں کی طرح ٹپکتے" +

مسئلہ سوم اس میں سات حروف کا بیان کرنا مقصود ہے جن پر قرآن نازل ہوا میں کہتا ہوں حدیث "نزل القرآنُ علٰی سبعۃِ اَحرُفٍ" صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کی ہے جو حسب ذیل ہیں +

ابی بن کعبؓ - انسؓ - حذیفۃ بن الیمانؓ - زید بن ارقم - سمرۃ بن جندبؓ - سلمان بن صُرَدؓ ابن عباسؓ - ابن مسعودؓ - عبد الرحمن بن عوفؓ - عثمان بن عفانؓ - عمر بن الخطابؓ - عمرو بن ابی سلمۃؓ عمرو بن العاصؓ - معاذ بن جبلؓ - ہشام بن حکیمؓ - ابی بکرۃؓ - ابی جہمؓ - ابی سعید خدریؓ - ابی طلحہ انصاریؓ ابی ہریرہؓ - اور - ابی ایوبؓ - یہ سب اکیس صحابی ہیں + اور ابو عبید نے اس کے متواتر ہونے پر زور دیا ہے + اور ابو یعلی نے اپنے مُسند میں روایت کی ہے کہ عثمانؓ نے منبر پر استادہ ہو کر کہا "میں اُس شخص کو جس نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہو کہ "قرآن کا نزول سات حرفوں پر ہوا ہے جو سب شافی و کافی ہیں" خدا کی قسم دلاتا ہوں (کہ وہ مجھ سے اس کی شہادت دے) جس وقت عثمانؓ استادہ ہوئے تو بے شمار لوگ اُن کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور سبھوں نے اس بات کی شہادت دی - پھر عثمانؓ نے کہا کہ اور میں بھی اُن لوگوں کے ساتھ شہادت دیتا ہوں" ابو یعلی کہتا ہے کہ اس حدیث کے ثبوت کے لئے جس قدر حاجت ہو میں اتنے راوی اُن لوگوں میں سے پیش کر سکتا ہوں" + میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کے معنٰے میں چالیسؔ کے قریب مختلف اقوال آئے ہیں کہ منجملہ اُن کے چند اقوال یہ ہیں

(۱) یہ حدیث اُن مشکل حدیثوں میں سے ہے جن کے معنٰے سمجھ میں نہیں آتے کیونکہ لغت کے لحاظ سے حرف کے مصداق - حروف تہجی - کلمۃ - معنٰی - اور - پہلو سبھی ہیں - یہ قول ابن سعدان نحوی کا ہے + (۲) اس حدیث میں سات کے لفظ سے درحقیقت تعداد مراد نہیں ہے بلکہ آسانی - سہولت - اور - وسعت - مانی گئی ہے اس لئے کہ سات کا لفظ اکائیوں میں کثرت کا ارادہ کرنے کی صورت میں بولا جاتا ہے جس طرح دہائیوں کی کثرت کے لئے ستر اور سیکڑوں کی زیادتی ظاہر کرنے کے واسطے سات سو کہا جاتا ہے اور اس سے

محض عدد معیّن مراد نہیں ہوتا + عیاض بن غنم اشعریؓ اور اُن کے پیرو لوگوں کا میلان وہ اسی بات کی طرف ہوا ہے مگر ابن عباسؓ کی وہ حدیث جو صحیحین میں آئی ہے اس کی تردید بھی کر دیتی ہے، کیونکہ وہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا "جبریلؑ نے مجھے ایک ہی حرف پر قرآن پڑھایا تو میں نے اُن سے زیادتی کی خواہش کی اور اسی طرح برابر زیادتی کرنے کا طالب رہا یہاں تک کہ وہ سات حرفوں پر پہنچکر رُک گیا" + اور مسلم کے نزدیک اُبَی ابن کعب کی حدیث سے یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا "میرے پروردگار نے مجھ کو یہ حکم بھیجا کہ میں قرآن کو ایک ہی حرف پر پڑھوں پس میں نے اُس سے عرض کیا کہ میری اُمت پر آسانی کر پھر خدا نے مجھ کو یہ حکم بھیجا کہ اُسے سات حرفوں میں پڑھو" + اور ایک روایت کے الفاظ میں نِسائی سے آیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا "جبریل اور میکائیل دونوں میرے پاس آئے اور جبریلؑ میرے داہنی جانب اور میکائیل میرے بائیں جانب بیٹھ گئے پھر جبریلؑ نے کہا "ایک حرف پر قرآن پڑھو۔ مگر میکائیل بولا کہ اُسے اور بھی بڑھاؤ یہانتک کہ وہ سات حرفوں پر پہنچگیا" + اور ابی بکرۃ کی حدیث میں آیا ہے کہ "جبریل نے کہا "اس کو پڑھو" تو میں نے میکائیل کی طرف دیکھا پھر وہ چپ ہوگیا اور میں نے جان لیا کہ اب تعداد ختم ہوگئی" + اس روایت سے صاف ثابت ہو رہا ہے کہ تعداد کی حقیقت اور اُس کا انحصار مراد لیا گیا ہے + (۳) اس سے سات قرأتین مراد ہیں۔ اور پھر اس کے بعد آنا اور بھی اضافہ کیا ہے کہ قرآن میں ایسے کلمات بہت تھوڑے ہیں جو سات طرح پر پڑھے جاتے ہوں مثلاً "عَبَدَ الطَّاغُوتَ ۔ اور ۔ لَا تَقُلْ لَهُمَا اُفٍّ" + اور اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ہر ایک کلمہ ایک یا دو یا تین ۔ یا اس سے زائد سات طرح تک پڑھا جاتا ہے + مگر اس جواب کو صحیح ماننے کی شکل میں یہ مشکل آپڑتی ہے کہ قرآن کے کلمات میں بعض کلمات ایسے بھی ہیں جن کی قرأت سات سے زائد وجوہ پر ہوتی ہے (۴) اور یہی بات اس کی بھی صلاحیت رکھتی ہے کہ چوتھا مستقل قول قرار دیا جائے + (۵) اس سے وہ وجوہ مراد ہیں کہ جن کی وجہ سے قرأت میں کچھ تغایُر (فرق) واقع ہوتا ہے ۔ اس بات کو قتیبۃ نے بیان کیا ہے + ابن قتیبۃ کہتا ہے اور اُس کی پہلی مثال وہ کلمہ ہے جس کی صرف حرکت بدل جاتی ہے اور اُس کی صورت یا معنوں میں کوئی فرق نہیں آتا مثلاً "وَلَا یُضَآرَّ کَاتِبٌ" (رے) کے فتح اور رفع دونوں کے ساتھ + دوسری مثال وہ کلمہ ہے جس کا فعل بدل جاتا ہے مثلاً بَعِّدَ ۔ اور بَاعِدْ ۔ صیغۂ امر اور ماضی ہونے کی حالت میں تیسرا وہ کلمہ جو لفظاً بدل جائے مثلاً "نُنْشِزُهَا" + چوتھا وہ جو کسی قریب المخرج حرف کے ابدال سے متغیر ہو جیسے "طَلْحٍ مَنْضُودٍ" اور "طَلْعٍ" + پانچواں وہ جس میں تقدیم و تاخیر کی وجہ